First Unit Test : AUGUST - 2022

Std.: X **URDU** **M.Marks : 20**

1.(الف) : درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [07]

(1) بھولا کے رشتے داروں سے متعلق ذیلی شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (02)

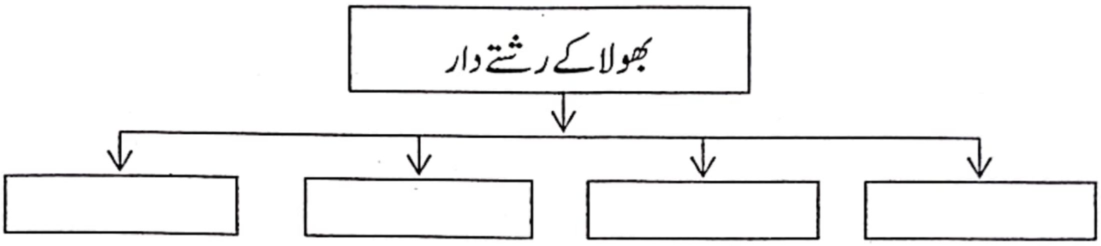

دو دن کے بعد مایا کا بھائی اپنی بیوہ بہن سے راکھی بندھوانے کے لیے آنے والا تھا۔ یوں تو اکثر بہنیں بھائیوں کے ہاں جا کر انھیں راکھی باندھتی ہیں مگر مایا کا بھائی اپنی بہن اور بھانجے سے ملنے کے لیے خود ہی آجایا کرتا تھا اور راکھی بندھوالیا کرتا تھا۔ راکھی بندھوا کر وہ اپنی بہن کو یقین دلاتا کہ جب تک اس کا بھائی زندہ ہے اس کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لیتا ہے۔

ننھے بھولے نے میرے اس خیال کی تصدیق کر دی۔ گنا چوستے ہوئے اس نے کہا، ''بابا! پرسوں ماموں جی آئیں گے نا۔ ۔ ۔؟'' میں نے اپنے پوتے کو پیار سے گود میں اٹھالیا اور مسکراتے ہوئے کہا، ''بھولے! تیرے ماموں جی تیری ماتا جی کے کیا ہوتے ہیں؟'' بھولے نے کچھ تامّل کے بعد جواب دیا، ''ماموں جی۔''

مایا کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔ میں اپنی بہو کے اس طرح کھل کر ہنسنے پر دل ہی دل میں بہت خوش ہوا۔ مایا بیوہ تھی اور سماج اسے اچھے کپڑے پہننے اور خوشی کی بات میں حصہ لینے سے بھی روکتا تھا۔ میں نے بارہا مایا کو اچھے کپڑے پہننے، ہنسنے کھیلنے کی تلقین کرتے ہوئے سماج کی پروانہ کرنے کے لیے کہا تھا مگر مایا نے از خود اپنے آپ کو سماج کے روح فرسا احکام کے تابع کر لیا تھا۔ اس نے اپنے تمام اچھے کپڑے اور زیورات کی پٹاری ایک صندوق میں مقفل کر کے چابی ایک جوہڑ میں پھینک دی تھی۔

مایا نے اپنے لعل کو پیار سے پاس بلاتے ہوئے کہا، ''بھولے! تم ننھی کے کیا ہوتے ہو؟''

''بھائی'' بھولے نے جواب دی۔ ''اسی طرح تیرے ماموں جی میرے بھائی ہیں۔''

(2) مایا کے بھائی کے گھر آنے کی وجہ بیان کیجیے۔ (02)

(3) راکھی بندھن پر بھائی بہنوں کے درمیان قول و قرار پر اپنی رائے دیجیے۔ (03)

.2 : درج ذیل نظم کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [06]

(1) مسموم آندھیوں کی زد سے محفوظ نہ رہنے والے مقامات :

	→	→	→

وہ اندھیروں میں اُجالے بانٹنے نکلا
تو مسموم آندھیاں
اس کے چراغِ شمس آسا کو بجھانے کے لیے گرداں ہوئیں
مجنون و کاہن کہہ کے اس کے علمِ ربانی کو
اس کے وسوسوں کا روپ جانا
وہ تو تشکیک و گمان و وہم سے آزاد تھا
لیکن چہار اطراف مسموم آندھیاں
وہم و گماں کے بیج بوتے پھر رہی تھیں
شہر، قریہ، کوچہ، کوئی گھر نہ ان سے بچ سکا

(2) 'وہ تو تشکیک و گماں و وہم سے آزاد تھا' وضاحت کیجیے۔

(3) درج ذیل مصرعے میں جو تصوراتی حسن مضمر ہے اسے اجاگر کیجیے:

اس کے چراغ شمس آسا کو بجھانے کے لیے گراں ہوئیں۔

3. : درج ذیل غزل کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی ہدایت کے مطابق سر گرمیاں مکمل کیجیے۔ [04]

(1) مفہوم کی مناسبت سے جوڑیاں لگائیے۔ (02)

ستون 'الف'	ستون 'ب'
(۱) دل کا معاملہ عجیب ہے، کبھی خوش ہوتا ہے تو	(i) ترے دام میں یوں نہیں آتا
(۲) اے میرے دوست میرے محبوب کی	(ii) دل ہمیں پھر وہیں کھینچ لاتا ہے
(۳) ہم اپنے دل پر جبر کر کے تیری گلی سے جاتے ہیں مگر	(iii) کبھی خود گھبرانے لگتا ہے
(۴) خدا کی قسم ایسا آزاد مرد	(iv) خوبی مجھ سے مت پوچھ

عشق ہر چند مری جان سدا کھاتا ہے
پر یہ لذت تو وہ ہے، جی ہی جسے پاتا ہے

آہ، کب تک میں بکوں تیری بلا سنتی ہے
باتیں لوگوں کی جو کچھ دل مجھے سنواتا ہے

ہم نشیں، پوچھ نہ اس شوخ کی خوبی مجھ سے
کیا کہوں تجھ سے، غرض جی کو مرے بھاتا ہے

بات کچھ دل کی ہمارے تو نہ سلجھی ہم سے
آپ خوش ہووے ہے پھر آپ ہی گھبراتا ہے

جی کڑا کر کے ترے کوچے سے جب جاتا ہوں
دل دشمن یہ مجھے گھیر کے پھر لاتا ہے

درد کی قدر مرے یار سمجھنا، واللہ
ایسا آزاد ترے دام میں یوں آتا ہے

(2) درج ذیل شعر میں حسن اسلوب کو واضح کیجیے۔ (02)

عشق ہر چند مری جان سدا کھاتا ہے
پر یہ لذت وہ ہے، جی ہی جسے پاتا ہے

4. : درج ذیل سر گرمیاں مکمل کیجیے۔ [03]

(1) درج ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے: (کوئی دو) (02)

(i) دیوالہ پٹ جانا (ii) نیچا دکھانا (ii) اُمید جگانا

(2) درج ذیل جملے میں حروفِ جار کو خط کشیدہ کیجیے۔ (01)

سلمانؓ تم سے بڑھ کر دین سے واقف ہیں۔

******